



اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

اکیسوال اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 8 اکتوبر 2010ء بر طبق 28 رووال 1431 ھجری بروز جمعہ۔

نمبر شار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلادت قرآن پاک اور ترجمہ	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	رخصت کی درخواستیں۔	05
4	سرکاری کارروائی براۓ قانون سازی۔	09

ایوان کے عہدیدار

اپیکر ----- میر محمد اسلم بھوتانی
ڈپٹی اپیکر ----- سید مطعی اللہ آغا

ایوان کے افسران

جناب محمد خان مینگل ----- سیکرٹری اسمبلی
جناب محمد عظیم داوی ----- ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)
جناب مقبول احمد شاہوانی ----- چیف رپورٹر



بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 8 اکتوبر 2010ء بہ طابق 28 رشوال 1431ھجری بروز جمعہ بوقت صبح 11 بجکر 40 منٹ پر زیر صدارت
جناب محمد اسلم بھوتانی، جناب اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَا تُوَا وَهُمْ كُفَّارٌ أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلِكَةِ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ ﴿١٦﴾
خَلِدِينَ فِيهَا حَلَّا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ ﴿١٧﴾ وَالْهُكْمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ حَلَّا
لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ﴿١٨﴾

﴿پارہ نمبر ۲ سورۃ البقرۃ آیات نمبر ۱۶۱ تا ۱۶۳﴾

ترجمہ: بیشک جو لوگ کافر ہوئے اور مرگئے کافر ہی انہی پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں اور لوگوں
کی سب کی۔ ہمیشہ رہیں گے اسی لعنت میں نہ ہلکا ہو گا اُن پر سے عذاب اور نہ اُن کو مہلت ملے گی۔
اور معبود تم سب کا ایک ہی معبد ہے کوئی معبود نہیں اُس کے سواب ہا مہربان ہے نہایت رحم والا ہے۔
صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ۔

جناب اسپیکر: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - وَقْفَهُ سوالات - Minister Revenue on a point of order -

انجینئر زمرک خان اچنڈی (وزیر مال): بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شکریہ جناب اسپیکر صاحب! کل کے اخبار میں ہم نے پچھلی اسمبلی کے بارے میں اٹھایا ہوا تھا کہ ایجوکیشن میں جو بھرتیاں ہوئی ہیں انکی تنخوا ہوں کی بات کی۔ تو کل اور پرسوں کی اخبار میں پڑھا تھا کہ وہ release ہو گئی ہیں جس میں چیف منٹر صاحب اور پوری اسمبلی کو مبارکباد دیتا ہوں اور مرکز کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری اسمبلی کے بارے میں بات کی تھی جو بلوچستان پکج کے تحت جو لوگ بھرتی ہوئے تھے کہ وہ تنخوا ہیں release ہو گئیں۔ اور ایک اہم مسئلہ جناب اسپیکر صاحب! اس پر میں آپکے دو تین منٹ لینا چاہتا ہوں کالا باعث ڈیم پر۔ جو پنجاب اسمبلی میں وہ قرارداد منظور ہوئی تھی۔

جناب اسپیکر: دیکھیں اس اسمبلی کا واضح ہے، میرے خیال میں ہم یہاں متنازع issues کو اٹھا کے ایک نئی بحث نہیں کرتے۔ جو بھی اسکا طریقہ ہے منٹر صاحب اسکو آپ ایک proper طریقے سے لے آئیں تو پھر میں اسکو چیہرے میں consider کروں گا۔

وزیر مال: لے آؤں گا اسمبلی میں۔ اسمبلی میں تھوڑی سی بات کروں پھر آپکو proper طریقے سے دونگا

جناب اسپیکر: میرے خیال میں، آپ سے گزارش ہے
وزیر مال: جی؟

جناب اسپیکر: کہ تھوڑا آپ کوئی بھی ایسے متنازع مسئللوں کو ٹھائیں۔ آپ مجھ سے چیہرے میں ملیں پھر اس پر۔۔۔
ہمارا اجلاس 18 تک ہے اس کے بعد ہم بات کرتے ہیں اس پر۔

وزیر مال: متنازع تو ہے
جناب اسپیکر: ہمارا اجلاس 18 تک ہے اسکے بعد ہم بات کرتے ہیں اس پر۔
وزیر مال: میں نہیں ہونگا میں جا رہا ہوں باہر۔

جناب اسپیکر: Thank you very much جی۔۔۔ وقفہ سوالات محترمہ رو بنیہ عرفان صاحبہ اپنا سوال پکاریں۔۔۔ (مداخلت) کرتے ہیں۔ بالکل کریں گے ایک طریقہ کار سے ہر چیز۔ دیکھیں زمرک خان صاحب متنازع مسئلے ہیں ہم بیٹھ کر۔۔۔ (مداخلت) دیکھیں! آپ مجھ سے چیہرے میں ملیں ہم اس پر discuss کرتے ہیں۔ ہمارا 18 تاریخ تک اجلاس ہے۔ اگر اس پر بحث ہوگی تو کر لیں گے۔ جب قائد ایوان آئیں تو اسکی بھی رائے لیں۔ دیکھیں آپکی پارٹی کا موقف بھی اس پر واضح ہوگا Thank you very much۔۔۔ وقفہ سوالات محترمہ رو بنیہ عرفان صاحبہ اپنا سوال پکاریں۔ رو بنیہ عرفان صاحبہ موجود نہیں ہیں۔ ایک منٹ میں اسکو disposed کر دوں (مداخلت) وقفہ سوالات

- آپ ابھی ایک منٹ مجھے دیں۔ محترمہ روپینہ عرفان صاحب موجود نہیں ہیں۔ سوالات 194 and 195 stand disposed of اور اراکین سے گزارش ہے کہ جب وہ سوالات کرتے ہیں تو مہربانی کر کے اسمبلی میں آیا کریں کیونکہ محکموں کا بہت وقت آئیں لگتا ہے اور عوام بھی محروم ہو جاتی ہے information سے۔ جب گورنمنٹ کی طرف سے محکموں کا بہت وقت آئیں لگتا ہے اور متعلقہ ممبر ان نہیں ہوتے ہیں تو یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔ وقفہ سوال information بھی آتی ہے محکمہ کی طرف سے اور متعلقہ ممبر ان نہیں ہوتے ہیں تو یہ کوئی اچھی روایت نہیں ہے۔ وقفہ سوالا ت ختم۔ جی صادق عمرانی صاحب on a point of order

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تغیرات): جناب اسپیکر! کل جو کراچی میں عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر جو دو خود کش دھماکے ہوئے اور وہاں جلوگ شہید ہوئے ہیں، اُسکی ہم پاکستان پلپیز پارٹی کی طرف سے مذمت کرتے ہیں۔ اور اس ایوان کی طرف سے۔ اور وہاں جو شہید ہوئے ہیں، زخمی ہوئے ہیں اُنکے لیے فاتحہ پڑھی جائے۔

جناب اسپیکر: مولوی صاحب عبداللہ شاہ غازی کے مزار پر خود کش دھماکے میں شہید ہونے والوں کے لیے فاتحہ خوانی کریں۔

(دعا مغفرت کی گئی)

جناب اسپیکر: سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

جناب محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): محترم محمد یوسف ملازی صاحب، وزیر، اہم سرکاری امور کی غرض سے اسلام آباد جانے کی وجہ سے رخصت کیلئے درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔ رخصت منظور ہوئی۔ سرکاری کارروائی۔ وزیر ایس ایئڈجی اے ڈی بلوچستان تقیش۔۔۔ (مدخلت) جی منظر ہیاتھ صاحب۔

جناب عین اللہ شمس (وزیر صحت): اسد صاحب اور اسکی پارٹی واک آؤٹ کر چکے ہیں۔ اگر آپ مناسب سمجھتے ہیں تو ایک دو آدمی بھجوادیں۔

جناب اسپیکر: دیکھیں! میری گزارش یہ ہے کہ میں نے معزز وزیر سے یہ یہی عرض کی کہ اہم issues ہیں جیسا کہ issues میں ہم اسکا way-out نکالیں گے 18 تاریخ تک اجلاس ہے۔ میں انکار نہیں کر رہا ہوں لیکن اسمبلی کے قواعد و ضوابط ہیں، ہم نے انکو ساتھ لیکر چنانا ہے۔

وزیر صحت: جناب اسپیکر صاحب آئین کی رو سے تو یہ واضح ہے کہ اگر دو یادو سے زیادہ اسمبلیاں کوئی قرارداد پیش کرتی ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ۔۔۔

جناب اسپیکر: دیکھیں۔

وزیر صحت: Just a minute.

جناب اپسیکر: میں آپ سے کوئی بحث نہیں کرتا۔ میں تو وہ کہتا ہوں جو ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔

وزیر صحت: درست ہے میں کہتا ہوں۔۔۔

جناب اپسیکر: صادق عمرانی صاحب! اگر آپ منشہ صاحب کو لے آئیں۔ آپ بیٹھیں، تمام پارلیمانی پارٹی کے لیڈر صاحبان میرے ساتھ چیمبر میں ملیں جس طرح آپ کہیں گے اس طرح اس issue کو لے آئیں گے۔ دونوں اکٹھے کھڑے ہوئے۔ جی آپ بات کریں جیبی صاحب۔ اچھا جی تک صاحب۔

حاجی علی مددجھک: کل میں نے تحریک استحقاق پیش کی اسکے بارے میں آپ نے ابھی تک۔۔۔

جناب اپسیکر: آپ کی تحریک استحقاق process میں ہے اس پر یقیناً action ہو گا۔

حاجی علی مددجھک: نہیں کب؟ مطلب یہ ہے کہ اس پر ایک ممبر کا وہ ہو گیا ہے کہ کس طرح ایک گھنٹہ میں اس پر کارروائی ہوتی ہے۔ اور ابھی تک میرا وہ اگر process میں ہے تو یہ تو پھر علم ہے۔

جناب اپسیکر: کوئی نا انصافی نہیں ہو گی۔ وہ ایک process میں ہے جو ایک طریقہ کار ہے اسے ملی کا، اسکے تحت۔

حاجی علی مددجھک: سر! ایک ممبر کی وہ بے عزتی ہو گئی ہے اس پر ایک گھنٹہ یہ اس کارروائی کو روک کر اس پر بحث ہونی چاہیے۔

جناب اپسیکر: آپ مجھ سے چیمبر میں ملیں ہم آپ کو مطمئن کریں گے کہ یقیناً اس پر process ہو گا۔ آج ہی مجھے put-up ہوئی تھی۔

حاجی علی مددجھک: نہیں میں نے کل جمع کیا ہے جناب اپسیکر۔

جناب اپسیکر: دیکھیں طریقہ دفتر کا ہوتا ہے آپ نے جمع کیا ہے۔

حاجی علی مددجھک: نہیں آئیں اگر ایک گھنٹہ پہلے بھی اگر کوئی جمع کرے تو اس پر بحث ہوتی ہے۔

جناب اپسیکر: اپسیکر کو put-up ہوتی ہے ایک طریقہ کار ہے رولز کے تحت ایک process ہوتا ہے ہم آپ کو سمجھائیں گے، آپ چیمبر میں ملیں۔ کوئی نا انصافی آپ کے ساتھ نہیں ہو گی۔

حاجی علی مددجھک: سر! نا انصافی کیسے نہیں ہو گئی ہے۔

جناب اپسیکر: آپ کے ساتھ کوئی نا انصافی نہیں ہو گی یہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔

حاجی علی مددجھک: ہمارے سب کے سامنے ادھر روکے۔ اور کل کسی اور ممبر کو روک کے اس طرح کرتے ہیں وہ۔ اسکا کوئی جواب دہ ہو وزیر دا غله، وزیر اعلیٰ کہ اس طرح کیوں ہوا ہے؟

جناب اپیکر: یقیناً اگر آپ کے ساتھ ہوا ہے تو نہیں ہونا چاہیے تھا۔ اور اس پر action ہو گا۔

حاجی علی مدحک: نہیں میرے ساتھ ہوا ہے۔ اگر یہاں آپ لوگ بحث نہیں کرتے ہو تو میں بایکاٹ کر کے کل اسمبلی کے سامنے میں بھوک ہڑتال پڑیں گا۔ یہ ہمیشہ میرے ساتھ ظلم ہوتا ہے۔ ایک گھنٹہ اگر اسکو جمع کریں اس پر بحث ہوتی ہے۔ اس کا رروائی کو آپ روکیں۔ اس پر بحث کرنا چاہیے کہ یہ کیوں ایک ممبر کے ساتھ ہو رہا ہے؟ کل کسی اور ممبر کے ساتھ ہو گا۔

جناب اپیکر: دیکھیں وہ process میں ہے۔ میں بھی عرض کر رہا ہوں۔

حاجی علی مدحک: سرا یہ کس طرح، ہمارے بارے میں یہ process میں ہے۔

جناب اپیکر: دیکھیں اسمبلی کا طریقہ کار ہے۔

حاجی علی مدحک: نہیں جناب اپیکر! اسمبلی کا طریقہ کار صرف میرے لیے ہے؟

جناب اپیکر: نہیں سب کے لیے ہے۔

حاجی علی مدحک: پرسوں یہ واقع میرے ساتھ پیش آیا ہے۔ ابھی تک کل میں نے ادھر جمع کیا ہے۔

جناب اپیکر: آپ نے جمع کیا۔ وہ اسمبلی سیکرٹریٹ میں ہے۔ اب ایسا نہیں ہوتا ہے ممبر صاحب۔

حاجی علی مدحک: اس پر ایک گھنٹہ کا رروائی ہوتی ہے۔ کل کادن اگر ہر اسمبلی کے ممبر کو روڈ پر روک کر تلاشی کریں؟ پھر ہمارا کیا فائدہ یہاں بلیٹھنے کا؟ میں آپ لوگوں کے رویے کے خلاف بایکاٹ کر کے جاتا ہوں۔

جناب اپیکر: کوئی اسمبلی کے ممبر کو نہیں روکے گا۔ جی حبیب الرحمن محمد حسنی صاحب۔

میر مجیب الرحمن محمد حسنی (وزیری بی واساو) : **QGWSP** point of order : جناب اپیکر! میرا Lasbella ہے

Marine Science میں University of Agriculture کے نام سے۔

جناب اپیکر: Order in the House please.

وزیری بی واساو QGWSP : Marine Science کے شعبے میں وہاں لسپیلہ یونیورسٹی آف ایگر پچھر یونیورسٹی میں کورس کرایا جاتا ہے۔ وہاں سے گریجویشن کروایا جاتا ہے۔ اور اسمیں سب سے جواہم شعبہ ہے ابھی وہاں سے ہمارے Marine Science کے شعبے میں ہمارے بلوچستان میں Marine Sciences کا ہے۔ ابھی وہاں سے ہمارے Marine Science کے شعبے میں کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں اُنکے لیے کوئی آف scope نہیں ہیں۔ کسی ڈیپارٹمنٹ میں اُنکے لیے کوئی post اُنکے لئے رکھی نہیں جاتی ہیں۔ خاص کر فشریز، ایگر یا لکھر انوارمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں اُنکے لیے پوسٹ create کرنی چاہیے۔ اور انکی ضرورت بھی ہے۔ میں گزارش کرتا ہوں سب دوستوں سے خاص کر منسٹر فشریز سے، ایگر یا لکھر سے اور انوارمنٹ ڈیپارٹمنٹ والوں سے کہ next جو یہ بنائیں گے اپنی

جناب اسپیکر: کریں گے انکے لیے اسیں post create کی جائیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی آپ point on record آ گیا۔ اور منسٹر فرشیر نے بھی نوٹ کر لیا ہو گا وہ گورنمنٹ سے take-up کریں گے۔ جی منسٹر اسپورٹس شاہنواز خان میر صاحب۔

میر شاہنواز خان میری (وزیر کھیل و ثقافت): بڑی مہربانی جی کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ سر ایں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب سے ہماری گورنمنٹ آئی ہے coalition۔ اسیں ہم نے کتنی قرارداد جو ہیں جتنی پاس کی ہیں انکا حشر کیا ہوا ہے؟ مجھے انکا کم کوئی کہاں بھیج گئے ہیں؟ انکا کوئی نتیجہ بھی ہو گا؟ یا پانچ سال ایسے ہی گز ریس گے ہم قراردادیں پاس کرتے رہیں گے اور یہ پڑے رہیں گے۔ تو ان قراردادوں کا کم پتہ تو چلے کہ قراردادیں کہاں ہیں؟

جناب اسپیکر: قراردادیں گورنمنٹ کی ایک سفارش ہوتی ہیں اور آپ خود گورنمنٹ ہیں۔ تو یہ آپ کو جواب دینا چاہیے کہ آپ نے اسمبلی کی قراردادوں پر کتنا عملدرآمد کیا ہے۔

وزیر کھیل و ثقافت: نہیں اسلام آباد میں مثلاً واپڈا کا ہے یہاں سے اسلام آباد کو بھی جاتی ہیں، واپڈا ہے ریلوے ہے پی آئی اے ہے ہزاروں ہم نے قرارداد پاس کی ہیں تو وہ ہمارے بس میں تو ہے ہی نہیں ہم کیا کریں؟ پی آئی اے والے under ہے ہی نہیں۔

جناب اسپیکر: تو یہ آپ کی بھی ذمہ داری میں آتی ہے کہ آپ بلکہ اسمبلی کو بتائیں کہ گورنمنٹ نے کتنی اہمیت دی ہے this is آپ پر ذمہ داری ہوتی ہے آپ بتائیں بلکہ یہ مجھ پر نہیں ہوتی ہے۔ یہ قرارداد ایک سفارش کی شکل میں جاتی ہے۔ صوبائی اور وفاقی حکومت۔

وزیر کھیل و ثقافت: ہمیں پتہ تو چلے جی کہ وہ کہاں ہیں انکا کوئی result بھی ہوا ہے نہیں ہوا ہے؟

جناب اسپیکر: آپ اس point کو اپنی Cabinet میں raise کریں۔ اور ہمیں بھی بتائیں کہ اس پر کیا عملدرآمد ہوا ہے Thank you very much۔ سرکاری کارروائی۔ وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی بلوچستان تفتیش اور انسداد بعد عنوانی کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2010ء) پیش کریں۔ وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی۔ جی سردار اسلام بزنجو صاحب پیش کریں۔

سردار محمد اسلام بزنجو (وزیر آپا شی و بر قیات): میں سردار محمد اسلام بزنجو، وزیر آپا شی و بر قیات، وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی کی جانب سے بلوچستان تفتیش اور انسداد بعد عنوانی کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2010ء) پیش کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: بلوچستان تفتیش اور انسداد بعد عنوانی کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ

2010ء پیش ہوا۔ وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی بلوچستان تفتیش اور انسداد بد عنوانی کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر آپاشی و برقيات: میں سردار محمد اسلم بزنجو، وزیر آپاشی و برقيات، وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان تفتیش اور انسداد بد عنوانی کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنی قرار دیا جائے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان تفتیش اور انسداد بد عنوانی کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنی قرار دیا جائے؟ سوال یہ ہے کہ تحریک منظور کی جائے؟ تحریک منظور ہوئی۔ بلوچستان تفتیش اور انسداد بد عنوانی کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 13 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انضباط کار مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84 کے تقاضوں سے مستثنی قرار دیا جاتا ہے۔ صادق عمرانی صاحب، عین اللہ شمس صاحب! ایک اسمبلی کی روایت ہے اگر معزز ممبر کو کوئی ممبر لے آئے۔ یقیناً اُنکے ساتھنا انصافی نہیں ہوگی۔ صادق صاحب! میری بات نہیں سن رہے ہیں شاید آواز نہیں آرہی۔ میں نے کہا کہ جنک صاحب گئے ہیں انھیں لے آئیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: جناب اسپیکر صاحب! میں آپکو بتاؤں کہ یہاں بلوچستان کے اندر ایک مخلوط حکومت ہے۔ اور یہاں سات جماعتیں ہماری اتحادی اور دوستوں کی حکومت ہے اگر کسی بھی رکن کو میں سمجھتا ہوں کہ پیپلز پارٹی کا ہو بی این پی یونی کا ہوا۔ این پی کا ہو جیعت کا ہو۔ اگر کوئی کوئی بھی شکایت اپنے کسی دوست سے اپنی پارٹی قائد ایوان سے ہے تو سب سے پہلے وہ شکایت اپنی پارٹی کے فورم کے اندر لائے اور اپنے فورم پر اس پر بات ہو۔ تو اسکے بعد آدمی اُس پر بات کر سکتا ہے۔ پارٹی لیدر نے۔ قائد ایوان کے ساتھ ملکر آدمی اُس پر بات کر لے۔ کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم سیاسی لوگ ہیں انتقامی جھگڑوں اور انتقامی سیاست پر یقین نہیں رکھتے۔ ہم مستقبل پر نظر رکھتے ہیں۔ اور ماضی کی تعمیر کرتے ہیں۔ ہم تشدد اور انتقامی کارروائی پر یقین نہیں رکھتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے۔ ہونا بھی نہیں چاہیے۔ لیکن معزز ممبر کو کوئی ممبر لا جائے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات: اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت نے جب سے وزیر اعلیٰ نواب محمد اسلام ریس انی یہاں ہیں انہوں نے نہ کسی اپنے ذاتی نہ کسی سے کوئی ایسی انتقامی کارروائی لی۔ اور اگر ہمارے معزز رکن کو کوئی شکایت ہے تو قائد ایوان کے ساتھ ملکر پارٹی کے فورم میں یہ بات لاتے۔

جناب اپسکر: چلگیزی صاحب! آپ جنک صاحب کو لے آئیں۔ یقین دلائیں نا انصافی نہیں ہو گی۔ مناسب نہیں ہے۔ اگر انکو آپ لے آئیں۔ وزیر صنعت و حرفت سوسائٹیز رجسٹریشن (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2010ء) پیش کریں۔

محترمہ فوزیہ نذیر مری (مشیر برائے وزیر اعلیٰ و ممبر پاکستان نرنسنگ کونسل): جناب اپسکر! I am going to present this Bill on behalf of Minister Industries.

جناب اپسکر: جی محترمہ مری جی اپسکر! Advisor to Chief Minister on behalf of Minister Industries. آپ پیش کریں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ و ممبر پاکستان نرنسنگ کونسل: بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں وزیر اعلیٰ کی مشیر ڈاکٹر فوزیہ نذیر مری، وزیر صنعت و حرفت کی جانب سے سوسائٹیز رجسٹریشن (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2010ء) پیش کرتی ہوں۔

جناب اپسکر: سوسائٹیز رجسٹریشن (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2010ء) پیش ہوا۔ وزیر صنعت و حرفت سوسائٹیز رجسٹریشن (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2010ء) کے متعلق اگلی تحریک پیش کریں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ و ممبر پاکستان نرنسنگ کونسل: میں وزیر اعلیٰ کی مشیر ڈاکٹر فوزیہ نذیر مری، وزیر صنعت و حرفت کی جانب سے تحریک پیش کرتی ہوں سوسائٹیز رجسٹریشن (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

جناب اپسکر: سوال یہ ہے کہ سوسائٹیز رجسٹریشن (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے؟ تحریک منظور ہوئی سوسائٹیز رجسٹریشن (بلوچستان ترمیمی) کا مسودہ قانون مصدرہ 2010ء (مسودہ قانون نمبر 15 مصدرہ 2010ء) کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصباط کار مجريہ 1974ء کے قاعدہ 84 کے تقاضوں سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے؟ منظر یونیو! آپ اجلاس کے بعد تشریف لے آئیں میرے چیبر میں جو بھی point ہے، ہم وہاں discuss کر کے اسکا کوئی take-up according to the rules and procedures ہم اسکو پھر کریں گے۔

جناب جان علی چنگیزی (وزیر صدارتی پروگرام CDWA کوائزی ایجوسشن): جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: جی جان علی چنگیزی صاحب!

وزیر صدارتی پروگرام CDWA کوائزی ایجوسشن: جناب اسپیکر! ہمارے محترم دوست علی مدوبنگ صاحب غالباً چلے گئے ہیں اسیلی سے۔ تو انشاء اللہ ہم یہ کریں گے کہ ہم جو تین چار دوست ہیں کوشش کر لیں گے ان سے مل لیں آج تو سوموار کے دن اسیلی اجلاس سے پہلے اسپیکر کے چیمبر میں آ کے بات ہوگی۔

جناب اسپیکر: ok جی۔ اب اسیلی کا اجلاس مورخہ 11 اکتوبر 2010ء بروز سوموار بوقت صبح گیارہ بجے تک کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسیلی کا اجلاس 12:00:00 بجے اختتام پذیر ہوا)

